سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار۔ تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷)

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیشک زمانہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت کو بدلے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی
خواص سے
عوام سے
ہندوستان سے باہر
غیر مذاہب کے غیر مستطیع احباب

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمی دیگر بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی	چہ گویم با تو گر آئی بجائے قادیاں بینی

جلد (۱۸) مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری نبوی صلعم نمبر (۲۸)

الحکم کے فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۷ جولائی سے لیکر ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجراء سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آجتک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے سے انکار کرتے ہیں اور کارخانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کیلئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے چنانچہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے چھ سالوں کے فائل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائینگے۔ ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک ۵ سالوں کے فائلوں کی قیمت جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے ہیں بیس روپے پر دیئے جائیں گے۔

اور ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فائل جنکی کاپیاں

بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں ان میں سے ہر ایک فایل پندرہ روپیہ پر دیا جائے گا۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جس کو سلسلہ کی خدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذرتا ہے فایل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پر ہے اور یہ تمام فایل سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں۔

ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ایسا ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فایدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائیگا اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی!۔

(مینیجر)

سید حامد شاہ صاحب کی نظم کے متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا جو انہوں نے ایک رویا صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اس کو چھاپے اور اسکی قیمت سات روپے رکھے۔ افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں وہ عجیب نظم پیش کریں آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے۔ خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایک طرح کی اعانت کرنا ہے۔ امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آئندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا۔ اور بورڈ مذکور کو بھی اسکو مضبوط کرنے میں بہت کچھ آسانی ہو جائیگی+

پڑھنا اور دعائیں کرنا - (۷) روزہ رکھنے کیلئے اٹھو - تو تہجد کی نماز بھی پڑھنا - اور بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ نہ چھوڑنا (۸) گھر جاکر ماں باپ کیلئے دکھ کا باعث نہ ہونا - کہ بیٹا نہ ہواور جسطرح وہ کہیں اسی طرح کرنا - (۹) چھوٹے بھائی - بہنوں - ماں - باپ اور دوسرے رشتہ داروں کا ادب کرنا - اور ان کو اپنا نیک نمونہ دکھانا -

دعا ان باتوں پر عمل کرنا - اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو تمہیں تم کو گندی باتوں سے بچائے - اور تم میں نیک صفات پیدا کرے تاکہ اسلام کیلئے تم اچھے سپاہی بنجاؤ -

مراسلت

ایک خط اور اس پر ریویو

یہ خط بہت مدت سے پڑا تھا - نامہ نگار صاحب کی اطلاع پر تلاش کر کے شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر) دہو ہذا:-

اخویم مکرم جناب چوہدری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہ -

التماس آنکہ بیان سے جو احمدی احباب سے اچھی طرح معلوم ہوا - کہ صرف چند احباب ہی اس بات کے برخلاف نہیں ہیں بلکہ نوے فی صدی ایسے ہیں جو متفق ہیں - کہ خلیفہ توم سے یہ مراد نہیں ہے کہ صرف حضرت صاحب کے خلف ہیں اسلئے جلدی سے انکی بیعت کر لیجائے - نہیں بلکہ اس میں خصوصیت ہونی چاہیئے - جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے - انکی وصیت پر غور فرمادیں حضرت میاں صاحب صرف ایک مومن ہیں - جیسا کہ ہماری جماعت میں انشاء اللہ (تمام جماعت ہے) اکثر احباب ہیں اور کوئی خصوصیت نہیں ہے آپ غور فرمادیں کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالےٰ کا کام ہے - مگر ہمیں یہ طریقہ بتادیا ہے کہ سب مومن ملکر شوریٰ کریں - پھر جسکو زیادہ گروہ پسند کرے وہ مقرر ہونا چاہیئے - مگر یہاں تو نہ کسی نے شوریٰ کیا بلکہ پانچ چھ صد آدمی جو صرف دیہات وغیرہ کے جاہل مطلق آدمی تھے - فوراً صرف اس وجہ سے کہ یہ حضرت صاحب کے صاحبزادہ ہیں - بیعت کرلی - اگر خلیفہ کا یہی مقصد ہو تو دنیا میں اور بھی تھوڑے گدی نشین ہیں - نہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ اس قابل ہیں کہ وہ ساری قوم کا بوجھ روحانی و جسمانی اٹھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اول تو انکی عمر ہی چھوٹی ہے اس لیئے وہ اس قابل نہیں ہو سکتے - ان سے بدرجہا ہمارے سلسلہ میں انشاء اللہ تعالےٰ خادم اور متقی اور ایثار نفس کرنیوالے موجود ہیں مگر وہ ایسا نہیں کرتے کہ جھٹ سے بیعت لینے کیلئے تیار ہوجاویں - اور حضرت صاحب کے پر اسلئے احباب کی رسوائی کریں - اور اپنے نفس کے پیچھے کسی کی بات ہی نہ سنیں - امید ہے کہ آپ کو مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ پہونچ گیا ہوگا - اسکو بھی پڑھیں اور پیغام صلح میں غور فرماویں - اور زور زور سے دعائیں کریں - انشاء اللہ خود بھی انشاء اللہ صدر لما انشراح صدر) ہوگا - عنقریب ایک جلسہ بھی لاہور میں یا قادیان میں ہوگا - بطور شوریٰ ہوگا - یعنی کل بڑے بڑے احمدی سیکرٹری وغیرہ ملکر کریں گے امید ہے کہ آپ بھی حاضر ہوں گے - والسلام (از خاکسار عبد الغنی احمدی لاہور)

برادران حضرت خلیفۃ المسیح موعود حکیم نور الدین صاحب مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد کے واقعات مولانا حضرت سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے اشتہار پیغام حق میں بہ تفصیل درج فرمادیئے ہیں اور اکثر ممبران انجمن معتمدین نے ان واقعات کی تصدیق فرمائی ہے حق و باطل میں تمیز انہیں واقعات سے خوب ظاہر ہو جاتی ہے - طرفہ تو یہ ہے کہ وہی اصحاب جو کہ پہلے خاص جلسہ میں خلیفہ کی ضرورت یا عدم ضرورت پر بحث کرتے تھے وہی مسجد نور میں جبکہ انتخاب خلیفہ ہو رہا تھا موجود تھے اور حاضرین کی تعداد اس وقت کوئی چھپی ہوئی نہیں تھی جسکو بالاتفاق تقریباً ۲ ہزار بتایا جاتا ہے جس میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء موجود تھے - اور نیز ہندوستان کے تقریباً ہر حصہ کے نمائندے اور قائمقام سیکرٹریاں یا سیر مجلس انجمنہائے اس میں شامل تھے - جیسا کہ اعلان مورخہ ۱۵ - مارچ ۱۹۱۴ء مندرجہ الفضل نمبر ۴۰ جلد اول سے بھی عیاں ہے - پھر تعجب اور حیرت ہے کہ اس پاک مجمع کو پانچ چھ صد جاہل مطلق آدمیوں کا مجمع قرار دیا جاتا ہے - اور کہا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ قائم نہیں کیگئی - ایسے بڑے مجمع میں جہاں کہ کسی فرد و بشر کو بھی آنے سے کوئی رکاوٹ اور بندش نہیں تھی - اور جس میں خود مولانا محمد علی صاحب اور آپ کے ہم خیال بھی تشریف فرما تھے باضابطہ سب سے پہلے الوصیت حضرت خلیفۃ المسیح موعود مولوی نور الدین صاحب مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کو حضرت نواب قوم نے کیا اسی طرح پیش نہیں کیا جسطرح مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ مرحوم مغفور علیہ الرحمۃ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے اسکو تین بار باآواز بلند حاضرین کو سنایا تھا ؟ اور کیا اس وصیت کو قوم کے پیش کرنے سے سوائے اس کے اور کوئی غرض اور مقصد بھی نہیں ہو سکتا تھا - کہ قوم اس وصیت پر صدق دل سے عمل کرے اور انتخاب اور تقرر عہدہ خلافت اور امامت میں پوری ایمانداری دیانت اور امانت سے کام لے ؟ اور کیا اس وقت یا اس سے کبھی پیشتر حضرت صاحبزادہ صاحب نے کبھی خواہش ظاہر کی - کہ قوم مجھے ہی خلیفہ بنادے ؟ اور کیا اس وقت حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہی کی پرجوش اور معقول تقریر حاضرین کے دلوں میں کھب نہیں گئی کہ صاحبزادہ صاحب ہی اس منصب جلیلہ کے اہل اور قابل ہیں - ؟ اسپر چاروں طرف سے جب میاں صاحب کے نعرے بلند ہونے لگے اور حاضرین نے اصرار کیا کہ انکی بیعت حضرت صاحبزادہ صاحب ہی قبول و منظور فرماویں تو مولانا محمد علی صاحب کا اسوقت اٹھ کھڑے ہونا چہ معنے دارد ؟ اور اگر حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس وقت بیعت لینی شروع کردی - تو کونسی بے ضابطگی اور بے قاعدگی ظہور پذیر ہوئی - اور اسوقت مجلس شوریٰ میں وہ کوئی ایسا شخص تھا جسنے حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ اور امام مقرر کیئے جانے کے برخلاف آواز اٹھائی ہو - اور اسکی شنوائی نہ ہوئی ہو ؟ اور پھر کیا حضرت صاحبزادہ صاحب ایک نعمت غیر مترقبہ کو پھینکدیتے اور ناشکروں میں (نعوذ باللہ من ذالک) شمار ہو جانا پسند کرتے ؟ کیا کوئی شخص اپنے لیئے ایسا پسند کریگا ؟ ہرگز نہیں پھر حضرت صاحبزادہ صاحب پر اسقدر بیباکی اور گستاخی سے یہ الزام کیوں لگایا جاتا ہے - کہ اپنے نفس کے پیچھے کسی کی بات ہی نہ سنی ؟ فقط اس لیئے کہ خداوند عزیز حکیم نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت بنایا - خدا غیور سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو - اور ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر فکر کرو کہ آیا کسی شخص کا کسی نبی کے گھر پیدا ہونا اسے عہدہ خلافت اور امامت کے قبول کرنے کے منافی ٹھہرجاتا ہے - کیا حضرت ابراہیم ابو الانبیاء نے حضرت سبحانہ تعالےٰ کی بارگاہ میں دعا نہیں کی تھی - ؟ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي اور کیا پھر انکی دعا سمیع علیم ذات نے حضرت اسمٰعیل اور حضرت یعقوب و الاسباط میں پوری نہیں کی تھی ؟ (باقی آئندہ)

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی حضرت علامہ دوران سیدنا نور الدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیاض یعنی تجربات نور الدین حصہ سوم چھپکر تیار ہو رہی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیج دیں ۱۰ ر کا وی پی ہوگا۔

(مینیجر اخبار الحکم)

۱۱۹

ایک نعمت

دق ۔ سوزش حلق ۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسننگ گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہے اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں ۔ حلق کی خرخراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں ۔ گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں فوراً منگائیں۔

قیمت فی ڈبیہ یعنی ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (عہ)

منگانے کا پتہ

دید شاستری سی شنکر گووندجی آسننگ نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ سے منگائیں۔

مجھے سخت افسوس ہے

مجھے اپنے مولا کریم کی صادق اور سچی قسم ہے کہ مجھکو ہر وقت آنکھوں کے مریضوں کی حالت درد ناک پر رحم آتا ہے گویں چاہتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں کوئی بھی آنکھوں کا بیمار نہ رہنے پاوے اس غرض کیلئے میں نے نایاب انجن کی قیمت میں نہایت ہی تخفیف کر دی تھی یعنی بجائے پچاس روپیہ تولہ کے عوام سے صرف تین روپیہ تولہ ابتک چلی آتی ہے جو **ایک قابل قدر رعایت ہے اگر نایاب انجن کسی اور کے پاس ہوتا** تو خدا جانے وہ اسکی کسقدر بھاری قیمت مقرر کر دیتا مگر مجھکو ان برادروں کی حالت زار پر سخت افسوس ہے کہ نایاب انجن کو بھی ابتک چھوڑے ہوئے ہیں (حرام خوردن) طبیبوں کے زمرہ میں شمار کرتے چلے آتے ہیں اور زر کھانے کمانے کا ہی ڈھنگ خیال فرما کر اور اپنے پیسے ضایع ہو جانیکا اندیشہ کرکے نایاب انجن کو نہیں منگانا چاہتے ۔ اور نایاب انجن کے اشتہار کے مضمون کو فرضی تعریف ہی جانتے ہیں ۔ مگر دوست اشتہار کو دیکھکر فوراً ہی نایاب انجن کو منگا لیتے ہیں ۔ جبکہ ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نایاب انجن کا موجد فرقہ احمدیہ سے ہے اور ساتھ وہ مکیصد روپیہ انعام بھی شایع کر رہا ہے کہ اگر نایاب انجن غیر مفید یا تمام امراض چشم پر غیر مفید ثابت کر دو تو مکیصد روپیہ انعام دونگا جسکو وہ بذریعہ عدالت بھی لے سکتا ہے کیا آپنے کسی اشتہار میں ایسا انعام دیکھا یا سنا ہرگز نہیں یہ فخر اللہ تعالے نے نایاب انجن کو ہی دیا ہے اور کو حاصل نہیں ۔ الا دھند دور کرنیمیں نظیر نہیں آنکھوں کا ورم ۔ آنکھوں کا دکھنا بچوں کی آنکھوں کا دکھنا ۔ کرے ۔ درد ۔ ٹیس ۔ سرخی پلک رخ چشم ۔ ابتدا موتیا بند و ناخونہ ۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا ۔ خارش چشم ۔ پلکوں کا گلجانا ۔ روشنی میں آنکھوں کا کھلنا جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ سیپ نکلنا ۔ پلکوں کا آپسمیں چپٹنا ۔ ہر وقت پانی بہنا ۔ آنکھوں کا پر آب رہنا ۔ آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا ۔ آنکھوں کا تھکنا ۔ ضعف نگاہ ۔ محافظ جملہ امراض چشم وغیرہ وغیرہ

ملنے کا پتہ :- (حکیم بصری) فضل احمد خوشنویس موجد روغن حیات قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

دن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کے مرطوبیت کی وجہ سے کھانسی ہوجایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں لینے دیتی۔ کف نہیں نکلنے کی وجہ سے ایک قسم کی غرغراہٹ ہوا کرتی ہے اور کھانستے کھانستے جان ذلیق میں آجاتی ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کے کف کھانسی کے دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھیئے جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے قیمت فی شیشی کلاں عہ خورد ۸ محصولڈاک ۶ و ۵ اور دوا بابت ہر ایک دوکاندار دوا فروش سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمایئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

صحت کس طرح حاصل کرنا

[illegible] اصیبت گردہ [illegible] صحت جیسا چاہتی ہے اس طرح [illegible] سکے کیونکہ اس پر ہی جسم کی صحت کا بہت کچھ دارومدار ہے۔ گردوں کے ضعف اور مرض کی علامات حسب ذیل ہیں [illegible] پیشاب کم آنا اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا ہونا۔ پیاس [illegible] جسم میں تکان معلوم ہونا۔ کمر درد۔ درد سر [illegible] کی بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں درد یا سختی۔ حافظہ خراب ہو جانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر تو بروقت توجہ کی گئی تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ جلندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط [illegible] کی اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غلطی سے ایامی امراض خیال کیا جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی دردپشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں [illegible] صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہیں تو گردوں کو درست رکھئے۔ ڈون کی دردپشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) جو کہ انکے لئے مجرب دوا ہیں ان کو اچھا رکھتی ہیں۔

دو روپیہ ۲ یا چھ شیشیوں کے لئے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈون۔ پی۔ او۔ باکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا [illegible] دباہر سے نکلی ہوئی یا اندرونی سرخ بادہ۔ کھرچا۔ کیڑا۔ چنبل۔ داد وغیرہ ہر طرح کی سوزش نمکین۔ بنوری اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت عمہ دو روپیہ فی ڈبیا۔

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس جگہ کی گائیڈ بک اسکے پاس نہ ہو کوئی انگریزی گائیڈز کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کریگا۔ چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جاکر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

سیر شملہ

کو اس کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے ادیان کی رسوم۔ گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد۔ عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان۔ خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے اور اردگرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر جانیکے وسائل ان کا مفصل بیان اسطرح پر کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی ہوٹلوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جانے والے ہوں یا شملہ ہو آئے ہوں۔ ان سب کو فوراً اس کو منگوانا چاہیئے آپ کا وہاں دوست ہے بھی تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ جانا نہیں چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو قیمت برائے ثانی جلد مجلد

ملنے کا پتہ مینیجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اسکے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامات ہیں اسکے استعمال چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینیوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

سچائی جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی وطراری مضمونوں کی آہ وزاری آجکل وہ سماں کھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزمائو پھر منگوائو لیلا۔ ماہیں بھی دھوکا ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے میں اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ) طلاء طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے اس طلاء سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ ضرور ہی اس کو مفید پائینگے

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

ڈاکٹر بشارت احمد کی ایمانداری کا نمونہ

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ... پیغام میں ختم نبوۃ پر ایک مضمون لکھا ہے جس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اس میں آپ مفصلہ ذیل عبارت حضرت اقدس سے منسوب کرتے ہیں :۔

"چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی یہی فرماتے ہیں :۔ کہ

"کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کیلئے یہ مصیبت کا دن دیکھنا باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایک نبی بھی آجائیگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو (معاذ اللہ) جھٹلائیگا۔ جو آپ نے بارہا فرمایا تھا۔ یعنی لا نبی بعدی اور اپنی نبوۃ سے آپ کی ختم نبوۃ کی مہر کو توڑ دے گا۔ یا آنحضرت صلعم کی فضیلت خاتم الانبیاء کی چھین لیگا"

کیا ڈاکٹر بشارت احمد بتا سکتے ہیں کہ یہ عبارت کس کتاب یا ڈائری میں ہے اگر نہ بتا سکیں تو آیا ایک مومن کیلئے یہ شرم کی بات ہے یا نہیں؟ کہ وہ مسیح موعود سے ایسا قول منسوب کرتا ہے جو انہوں نے نہیں فرمایا بلکہ اس قول کی تحریف کرتا ہے۔ البتہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ پر یوں لکھا ہوا موجود ہے

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کیطرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کیطرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کیطرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کیطرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پیئے گا اور سؤر کا گوشت کھائیگا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھیگا۔ کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ اسلام کیلئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئیگا کہ جو مستقل نبوت کیوجہ سے آپ کی ختم نبوت کی مہر کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لیگا۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا۔ اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہونگی اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کر کے لوگوں کو فتنہ میں ڈالے گا اور اسلام کی ہتک عزت کا موجب ہوگا۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہرگز ایسا نہیں کرے گا"

دیکھئے اس حوالہ اور ڈاکٹر بشارت احمد کے حوالہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ حضرت اقدس ایک ایسے نبی کا ... لکھ رہے ہیں کہ جو کعبہ کو چھوڑ کر کلیسا کیطرف لے جائے۔ مستقل نبوت کا مدعی ہو۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہو۔ اور اس کی عملی حالتیں شریعت محمدیہ کے مخالف ہوں۔ اور ڈاکٹر صاحب "ایسا" کو اڑا کر اور اس کے آگے کی تمام عبارت کچھ کی کچھ بنا کر اور ہی بات بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ ایمانداری اور تقوی ہے؟ حضرت اقدس کا فقرہ جس پر میں نے نشان کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایسا نبی اس امت محمدیہ میں آسکتا ہے جو آپ کی پیروی سے ہو اور براہ راست مقام نبوت پانیکا مدعی نہ ہو۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مقام نبوت پائے۔ چنانچہ صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر آپ نے اس بات کو خوب کھولدیا ہے اور لکھا ہے :۔

"جس آنیوالے مسیح موعود کا حدیثوں میں پتہ لگتا ہے اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے۔ کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔ مگر کیا مریم کا بیٹا امتی ہو سکتا ہے؟ کون ثابت کریگا کہ اس نے براہ راست نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوت پایا تھا۔ دیکھو اس آخری فقرہ سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے درجۂ نبوۃ مل سکتا ہے۔ اور امتی کہلانے سے نبی ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ چنانچہ حضرت اقدس لکھتے ہیں براہین احمدیہ حصہ پنجم "نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو شریعت کا لانا اسکے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو" راولپنڈی کے احباب ڈاکٹر صاحب سے جواب طلب کریں۔ اور اس سے حوالہ پوچھیں"

وصیت منسوخ

ڈاکٹر بشارت احمد نے وصیت واپس لینے کا اعلان کیا ہے

گویا اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو مقبرہ بہشتی سے نکال لیا۔ ہمیں ایسی باتوں سے کوئی تعجب نہیں ہوتا کیونکہ حضرت اقدس پہلے ہی الوصیت میں رقم فرما گئے ہیں۔

"اگر کوئی وصیت کر کے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے رو گردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضے میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے"

(الوصیت صفحہ ۸)

حضرت مسیح موعود کی نبوۃ

مفصلہ ذیل اقتباس اہلحدیث سے صرف اس واسطے کیا جاتا ہے کہ وہ بات جسکے منکران خلافت منکر ہیں۔ وہ ایسی کھلی کھلی ہے کہ ایک عنید سے عنید دشمن بھی اس کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کیا ان لوگوں کی حالت سے جو مسیح موعود کی نبوۃ کا انکار کر رہے ہیں۔ اور جنکی ایمانداری کا نمونہ اوپر دکھایا جا چکا ہے ایک دشمن حق بھی نیچے گر گئی؟ اب آپ مضمون پڑھیئے :۔

"۲۷ مئی کے قادیانی اخبار الفضل میں لکھا ہے :۔

"اگر ہم میں نبی نہیں تو مرنے کا مقام ہے"

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے وہ قادیانی پارٹی کو مندرجہ ذیل الزام دیتی ہے :۔

(۱) دوسرے تمام جہان کے مسلمانوں کا نام بلا استثناء کافر رکھنا اور اس میں یہانتک تشدد دکھانا کہ اگر کوئی دل میں حضرت مرزا صاحب کو سچا یقین کرے اور زبان سے بھی آپ کے دعوی کا انکار نہ کرے لیکن بیعت میں توقف کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ پہلا مسئلہ ہے جو خلاف تعلیم اسلام و خلاف تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپنے ایجاد کیا۔

(۲) حضرت مرزا صاحب کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرد ہیں آپ کی تعلیم کے خلاف نبی اللہ بنایا اور آپ کی نبوت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کوئی فرق نہ کرنا یہ دوسرا مسئلہ ہے جو آپنے نکالا ہے

(۳) آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ کی پیشگوئی کا مصداق محمد رسول اللہ صلعم کی بجائے حضرت مرزا صاحب کو سمجھنا یہ تیسرا مسئلہ ہے جو آپکی اختراع ہے۔

(۴) حضرت مرزا صاحب کو ان نبیوں اور رسولوں میں داخل کرنا جن کو خدا نے جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دیا یعنی جب تک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے بھی نبی اللہ ہونے کا اقرار نہ کیا جاوے۔ تب تک کسی کو مسلمان نہ سمجھنا۔ یہ چوتھا مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اسلام

پانچ رکنوں کے علاوہ اسلام کا چھٹا رکن بنانیکے لئے نکالا ہے۔

(۵) حضرت نبی کریم کے بعد ۱۳۰۰ سو برس کے بعد آج یہ ماننا کہ ہم میں نبی آیا۔ اور آئندہ بھی (نبی) آئیں گے اور اسبات کو بلاواسطہ فرشتہ کے خدا کا کلام بتانا یہ پانچواں مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب اپنے الہام کی بنا پر بنایا ہے۔ × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× × × × × × × ×

اہلحدیث کے کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا صاحب کے اقوال قادیانی پارٹی کی تائید کرتے ہیں۔ خدا معلوم ان کے پاس کیا کیا اقوال موجود ہیں مگر ہمارے پاس جو ہیں وہ ہم پیش کرتے ہیں:۔

(۱-۴) اول اور چہارم نمبر کا مطلب در اصل ایک ہے اس کے جواب میں بدر کا حوالہ کافی ہے۔

"حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا خدا نے مجھپر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جسکو میری دعوت پہونچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں" (بدر ۹ مارچ ۱۹۰۶ء)

مرزا صاحب کا یہ دعوی بعینہ اس حدیث کا ترجمہ ہے جسمیں حضور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لا یسمع بی احد من ھذہ الامۃ یہودی و نصرانی ولم یؤمن بالذی ارسلت بہ الا کان من اصحاب النار (مشکوۃ باب الایمان)

"یعنے جس کسی نے میرا حال سنا اور ایمان نہ لایا وہ جہنمی ہوگا"

یہی دعوی جناب مرزا صاحب نے دوسرے لفظوں میں کیا ہے اسی لئے حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول نے فتوی دیا تھا کہ مرزا صاحب کا ماننا لا الہ الا اللہ کے اندر داخل ہے اور آپ کے انکار سے تفریق بین الرسل لازم آتی ہے جسکی اس آیت میں ممانعت ہے لا نفرق بین احد من رسلہ (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۴ء ص)

(۲) جناب مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں دعوی نبوت کیا ہے۔ اخبار بدر میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جنپر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن میں موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے × × × ×

ہمپر کئی سالوں سے وحی نازل ہورہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

غالبًا یہ حوالہ کسی مزید توضیح یا تشریح کا محتاج نہیں۔ صاف الفاظ میں دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ یہ الفاظ کوئی بہت پرانے بھی نہیں بلکہ قریب انتقال کے ہیں۔ اس کے بعد قریبًا تین مہینے مرزا صاحب زندہ رہے ہیں کوئی ایسی عبارت اس دعوی کی متناقض یا منافی نہ ہوگی جو اس سے پہلے کی ہو۔ البتہ اس کے بعد کی کوئی تحریر اس کو کاٹ سکتی ہے گو یہ کہنا صحیح ہوگا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

(۳) اس میں شک نہیں مرزا صاحب نے اپنے آپ کو آیت کریمہ اسمہ احمد کا مصداق بتایا چنانچہ ازالہ اوہام میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:۔

"محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کیطرف یہ اشارہ ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنے جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (یعنی خود بدولت مرزا صاحب) (ازالہ طبع اول ص ۶۷۳) × × × × × ×

× × × × × × × × × × × × × ×

× × × × ×

(۵) یہ حوالہ بھی مرزا صاحب کے ازالہ اوہام میں ملتا ہے کہ میرے بعد سلسلہ الہام جاری رہے گا جو انکی اصلاح میں نبوت کا مرادف ہے × × × × × × × × × × × ×

× × × لاہوری پارٹی ان حوالجات کو غور سے دیکھے پھر وہ انصاف کرے کہ جن وجوہات سے علماء اسلام مرزا صاحب سے گھبراتے اور مخالفت کرتے تھے خوش ہے آج لاہوری پارٹی کے ہاں بھی صحیح ہیں اس لئے ہم خوشی سے کہنا چاہتے ہیں سے

شکر اللہ کہ میان من و او صلح فتاد

(اہلحدیث)

بیٹا اپنے روحانی باپ کو کیا کہتا ہے

منقول از اہلحدیث

اب سوال یہ ہے کہ ہم میں گدھا کون ہے؟ اور اس کا معیار کیا ہے؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مولانا بٹالوی کے لفظوں میں بتلاتے ہیں:۔

آپ اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں فرماتے ہیں:۔

"مسایل شرعیہ میں کسیکو منصف ماننا گدھا پن ہے"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ ص ۱۲۴)

"اب ہم اس کو منطقیانہ شکل میں لیتے ہیں:"

صغری۔ مولوی صاحب بٹالوی نے مباحثہ کاٹھ گڈھ میں مولانا عبد الحی مرحوم کو منصف بنایا"

کبری۔ جو منصف بنائے وہ گدھا ہے"

صغری۔ مولوی صاحب موصوف نے میری نزاع میں علماء آرہ کو منصف مانا اور ان کے فیصلے پر اپنے خیالات سے رجوع کرنے کا اقرار کیا (اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ ص ۱۶)

کبری۔ جو منصف بنائے وہ گدھا ہے

صغری۔ مولوی صاحب بٹالوی نے میری نزاع میں مولوی محمد بشیر مرحوم مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری کو منصف بنایا"

کبری۔ جو منصف بنائے وہ گدھا ہے

صغری۔ مولوی صاحب موصوف نے میری نزاع میں مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو منصف بنایا گو بعد میں منصف صاحب نے فیصلہ میں دیر کردی تو بٹالہ میں بموجودگی شیخ محمد عمر صاحب اور مولوی عبد اللہ امام مسجد لوہاراں وغیرہ معزول کردیا۔)

کبری۔ جو منصف بنائے وہ گدھا ہے"

صغری۔ مولوی صاحب بٹالوی نے میری نزاع میں حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی کو منصف بنایا"

کبری۔ جو منصف بنائے وہ گدھا ہے"

نتیجہ ۔ اگر گویم زباں سوزد "(یہی علامات قرب قیامت ...)

ایک گذارش

سرپرستان الحکم کیخدمت میں گذارش ہے کہ وہ جدید خریدار پیدا کرکے الحکم کی اعانت کریں۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی تقریر

مدرسہ احمدیہ ہائی سکول کے طلباء کو بتقریب تعطیلات موسم گرما جبکہ وہ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی نے مسجد اقصیٰ میں ... مفصلہ ذیل نصائح فرمائیں تقریر منشی غلام نبی صاحب بلانوی ملازم اخبار الفضل نے پرائیوٹ طور پر لکھ کر الحکم کو چھاپنے کیلئے دی ہے جو بڑے شکریہ کے ساتھ درج اخبار کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

آپ نے ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون پڑھ کر

فرمایا کہ بہت سے بچے یہ خیال کرتے ہیں کہ احکام شریعت ہمارے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم سے بڑوں کیلئے ہیں۔ میرے خیال میں جو وقت کوئی لڑکا یہ بات کہتا ہے اسی وقت سے وہ شریعت کے احکام کے نیچے ہے۔ کیونکہ وہ شریعت کے احکام کو سمجھنے کی اہلیت رکھتا ہے اسی لئے تو وہ کہتا ہے کہ یہ کام میرے کرنے کے نہیں۔ بلکہ مجھ سے بڑوں کیلئے ہیں۔ پس اسی وقت سے اس بچے پر شریعت فرض ہو جاتی اور وہ مواخذہ کے نیچے ہوتا ہے باقی رہا یہ کہ بچے کر ہی کیا سکتے ہیں؟ یہ ایک وہم ہے۔ اسلئے بیشتر اس کے کہ میں تم کو کچھ نصائح کروں یہ بتاتا ہوں کہ بچے کیا کر سکتے ہیں؟

پہلا بچہ

پہلا واقعہ جو اسلامی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ اب تم دیکھتے ہو کہ کسطرح بنی اسرائیل عرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا تمہیں معلوم ہے کہ انہیں کیونکر ترقی ہوئی۔ اور کس طرح انہوں نے عزت حاصل کی۔ یہ بات میں تمہیں بتاتا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب اسی برس کی ہوئی۔ تو ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب اسکی اتنی عمر ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دوڑنے لگے (یا پانچ سات سال کی عمر میں بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ باپ چلے اور بچہ دوڑے) تو انہوں نے رویا میں دیکھا کہ میں اپنے اس بچے کو ذبح کر رہا ہوں۔ چونکہ انبیاء کو اپنے رویاء پر بڑا یقین ہوتا ہے۔ اسلئے حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل سے رویا بیان کی (تم اپنے دلوں میں خیال کرو اگر تمہیں ماں باپ کہیں کہ ہم ذبح کرتے ہیں تو تم گھر گھسو بھی نہ اور کہیں بھاگ جاؤ) اس چھوٹے سے بچے نے کیا ہی لطیف جواب دیا۔ کہا۔ باپ رویا میں جو حکم خدا تعالےٰ نے آپ کو دیا ہے اس کو پورا کرو۔ میں بڑی خوشی سے اس بات کیلئے تیار ہوں۔ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ کتنی چھوٹی عمر میں بچہ اپنی خدمت کو دین کے کاموں میں لگا سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو ساتھ لے گئے اور اپنی آنکھوں پر اور انکی آنکھوں پر بھی پٹی باندھکر ذبح کرنے لگے۔ تو خداوند تعالےٰ نے کہا کہ ہم تو تمہاری آزمائش کرتے تھے جاؤ جاکر دنبہ ذبح کر دو۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا کہ چونکہ تم نے میری مرضی پر عمل کیا ہے اسلئے جسطرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے اسی طرح تمہاری نسل بھی گنی نہیں جاسکے گی۔ یہ اس فعل کا اس اعتقاد کا اور اس فرمانبرداری کا نتیجہ تھا۔ جو کہ اسماعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی۔ کہ انکی نسل سے ہی آخر ایک ایسا انسان پیدا ہوا جو کہ تمام دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کا باعث ہوا۔ یہ ایک بچے کا فعل تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ہادی ہمارے راہ نما محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم اسی کی نسل سے پیدا ہوئے

دوسرا بچہ

اس کے بعد ایک اور بچے کا حال سناتا ہوں۔ تم تو تھوڑی مدت کیلئے گھر سے باہر جاتے ہو تو گھبرا جاتے ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام بنی اسحٰق میں سے ایک چھوٹے بچے تھے جنکو اپنے بھائیوں نے فروخت کر دیا۔ آپ فروخت ہو کر مصر میں پہنچے۔ چونکہ آپ بہت خوبصورت تھے۔ اسلئے جس گھر میں رہتے تھے اس گھر کی عورت نے جو کہ نوجوان تھی۔ انہیں پھسلانا چاہا لیکن جب اس نے فعل بد کے لئے بلایا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ چونکہ وہ عورت حاکمہ تھی اس نے دباؤ ڈالنا چاہا اسلئے آپ مجبور ہو کر بھاگے۔ اس نے پیچھے سے قمیص پکڑ لی جو کہ پھٹ گئی۔ اتنے میں سامنے سے اس کا خاوند آگیا تو عورت نے جھوٹے بہتان اور الزام لگانے شروع کر دیئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا مانگی کہ الٰہی میں ان خبیثوں اور بدمعاشوں کی صحبت سے قید خانہ کو بہتر سمجھتا ہوں۔ آخرکار آپ قید خانہ میں گئے اور وہاں مدتوں رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے بادشاہ کو رویا دکھائی اس رویا کے بتانے کی وجہ سے آپ بادشاہ کی خدمت پر مامور ہو گئے۔ آپ کے سب رشتہ دار آکر آپ کے ملے اور آرام کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اس نیکی کا اظہار ان سے کس عمر میں ہوا۔ اسی عمر میں جو کہ تم میں سے بہت سے بچوں کی ہے

تیسرا بچہ

پھر مسلمانوں میں چھوٹی چھوٹی عمر کے لڑکوں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ اسامہ بن زید جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے بارہ ہزار کے لشکر پر افسر مقرر کیا تھا۔ ایک سترہ سالہ نوجوان تھے تمہیں تعجب ہوگا۔ کہ حضرت عمرؓ خالد بن ولید۔ ابو عبیدہ اور بڑے بڑے عمائد ان کے ماتحت کر دیئے گئے تھے۔ پھر یہ نہیں کہ ان کو یونہی مقرر کر دیا گیا تھا بلکہ جنگ میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور وہ فتحمندی سے واپس آئے۔ ایک اور واقعہ ابن ابی لیلیٰ کا مشہور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوفی لوگ آتے اور شکائتیں کرتے۔ کہ گورنر خراب ہے۔ اس سے ان کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ گورنر بدلتے رہیں۔ اور کوئی ایک گورنر جم کر نہ رہنے پائے۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے کہ جب تک گورنر بنانے کے قابل کوئی آدمی مل سکتا ہے۔ اور حکومت میں فرق نہیں آتا۔ گورنر بدلتے رہو کیونکہ یہ شریر لوگ ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے ایک گورنر بھیجا جسکی عمر ۱۹ سال کی تھی۔ تو کوفیوں نے سمجھا کہ یہ ایک بچہ سا آیا ہے آؤ پہلے دن ہی اس کو ذلیل کر دیں۔ جب دربار لگا تو ایک شخص نہایت متین صورت بنا کر آگے بڑھا اور پوچھا کہ حضرت آپکی عمر کیا ہے (اسکی غرض یہ تھی کہ جب میں عمر پوچھونگا تو چونکہ چھوٹی عمر بتائیگا۔ اسلئے ہم ہنس پڑیں گے اور شرمندہ ہو جائیگا) تو انہوں نے جوابدیا کہ میری عمر اسامہ کی عمر سے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے بڑے بھاری لشکر کا افسر بنا کر شام کو روانہ کیا تھا دو سال زیادہ ہے۔ کوفہ والوں نے جب یہ جواب سنا تو خاموش ہو گئے اور باہر آکر کہنے لگے کہ یہ بڑا ہوشیار ہے۔ اس کو کچھ نہ کہنا۔ اسی طرح اور کئی ایک عظیم الشان واقعات ہیں۔ جو کہ چھوٹے بچوں کی خدمات کی وجہ سے ہی ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

چوتھا و پانچواں بچہ

جنگ بدر میں ابوجہل کو مارنے والے دو لڑکے ہی تھے۔ جنکی عمر چودہ چودہ سال کی تھی۔ عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں جنگ بدر میں کھڑا ہوا خیال کر رہا تھا کہ میرے اردگرد بچے ہی ہیں۔ اگر دشمن نے حملہ کیا تو کوئی

مجھ پر وار کر کے مجھے ہلاک کر دیگا۔ کیونکہ یہ لڑکے میری مدد نہیں کر سکینگے۔ میں ابھی اپنی خیالات میں مستغرق تھا کہ اب کیا کروں۔ کہ ایک لڑکے نے مجھے کہنی ماری اور پوچھا۔ کہ ابوجہل جو کہ بڑا شریر اور بد معاش ہے کہاں ہے مجھے بتاؤ تاکہ میں اس کو قتل کردوں۔ میں یہ بات سنکر گھبرا گیا۔ ابوجہل قلب لشکر میں کھڑا ہدایات دے رہا تھا۔ اور اس کے ارد گرد سپاہی اور دو بڑے بہادر جرنیل حفاظت کیلئے کھڑے تھے۔ جن میں سے ایک اس کا بیٹا عکرمہ بھی تھا۔ میں نے ابھی ابوجہل کو بتایا نہ تھا۔ کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسکا پتہ پوچھا۔ اور میں ابھی اشارہ نہیں کرنے پایا تھا کہ عقاب کی طرح وہ دونوں لڑکے ابوجہل پر جا گرے گو ابوجہل کے محافظوں میں سے کسی نے ایک لڑکے کا ہاتھ کاٹ دیا۔ لیکن انہوں نے ابوجہل کو زخمی کر دیا تھا جو کہ گر پڑا تھا اور پھر جانبر نہ ہو سکا سارے لوگ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے۔ مگر یہ دونوں لڑکے ابوجہل کو قتل کر کے واپس آگئے۔

ہر ایک دین کی خدمت کر سکتا ہے

تو تم یہ خیال مت کرو کہ ہم کچھ خدمت نہیں کر سکتے۔ ایک پانچ برس کے بچہ سے لے کر جتنی زیادہ عمر ہوتی جاتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ خدمت ہو سکتی ہے۔ تو پہلے اپنے دلوں سے ان وہموں کو نکال دو۔ وہ قومیں جن میں سے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام نے کوئی فوج مقرر نہیں کی۔ یہ یورپ کا طریق ہے یا ایشیا کا۔ اسلام نے ہر ایک مسلمان پر فوج کی خدمت مقرر کی ہے۔ اور یہ قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت لشکر کی ضرورت ہو۔ اعلان کر دیا جائے۔ پس اس اعلان پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ لڑنے کیلئے نکلے تو جسطرح اسلام نے جسمانی فوج مقرر نہیں کی۔ اسی طرح روحانی فوج بھی کوئی خاص نہیں رکھی۔ اسلئے جو کوئی بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ جہاں کہیں بھی تبلیغ کی ضرورت ہو۔ وہ نکلے اور ہر رنگ میں اسلام کی خدمت کرے۔

عورتوں کی خدمتیں

اسلام میں لڑکے تو الگ رہے عورتیں بھی خدمات کرنے میں شامل ہیں اور انہوں نے بھی بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں۔ زخمیوں کو مرہم لگانا۔ پیاسوں کو پانی پلانا مردوں کو اٹھا کر لانا وغیرہ کاموں کیلئے عورتیں بھی جنگوں میں جایا کرتی تھیں۔ ایک تو اریخ میں یہ الفاظ لکھا ہے کہ جنگ کے موقعہ پر عورتوں اور بچوں کا کام مردوں کی خبرگیری کرنا ہوتا تھا۔!!!

اپنے فرائض کو پہچانو

تو تم اپنے کاموں سے یہ کہ نہیں چھوٹ سکتے کہ ہم بچے ہیں تم اپنے فرائض کو پہچانو! اور ان کے ادا کرنے کی کوشش کرو۔ ہر ایک قوم اسوقت ترقی کر سکتی ہے۔ جبکہ اسکے چھوٹے بڑے سب اپنے فرائض کو پہچانتے ہیں۔ اور پھر ان کے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تو تم اول اس بیہودہ خیال کو دل سے دور کرو۔ کہ ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ تم بڑے بڑے عظیم الشان کام کر سکتے ہو۔ تم وہی کام کر سکتے ہو۔ جو حضرت اسماعیل۔ حضرت یوسف۔ حماد۔ ابن ابی لیلیٰ نے کئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دربار میں ابن عباس رضی اللہ عنہ جنکی عمر چھوٹی تھی۔ بڑھ بڑھ کر بیٹھتے تھے۔ بعض لوگوں نے شکایت کی حضرت عمرؓ نے امتحان کے طور پر سب سے ایک سورۃ پوچھی۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتا دی۔ لیکن باقی سب فیل ہو گئے۔ تو تم یہ خیال دل سے نکال دو۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ وہ سست ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن بچہ۔ عورت۔ مرد۔ بوڑھا کبھی سست نہیں ہوتا۔ یہ پہلا خیال ہے جو اسلام ہر ایک انسان کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کہ انسان تو بڑے بڑے اعلیٰ کام کر سکتا ہے پس تم یہ نہ سمجھو کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اسکے بعد اسلام کا خلاصہ اس آیت سے تمہیں سناتا ہوں جو کہ میں نے پہلے پڑھی ہے

اسلام کا خلاصہ

ان اللہ یامر بالعدل۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ عدل کرو عدل کا لفظ گو چھوٹا سا ہے۔ لیکن معنے بہت بڑے رکھتا ہے۔ عدل کے یہ معنے ہیں کہ جیسا کام ہو۔ اس کے مقابلہ میں ویسا ہی بدلہ دینا تم دیکھو کہ جو آدمی ہر کام میں عدل کو مد نظر رکھتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ تمہارے کاموں میں بھی عدل کی ضرورت ہے۔ تم کئی سبق پڑھتے ہو ان میں سے دیکھو کہ کونسا مضمون زیادہ وقت لینے کا مستحق ہے اور کونسا کم پھر اسکے مطابق جو محنت کریگا وہ ضرور کامیاب ہو جائیگا۔ لیکن اگر ایک طالبعلم سارا دن اردو کورس کے شعر پڑھتا رہے۔ اور کہے کہ چونکہ میں سارا دن پڑھتا رہتا ہوں اسلئے کامیاب ہو جاؤں گا تو یہ غلط بات ہے۔ اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ پس اس کے ناکام ہونے کی یہی وجہ ہے کہ اس نے پڑھائی میں عدل نہیں کیا جس قدر وقت کسی مضمون پر لگتا ہے اتنا ہی لگاؤ۔ اور ان اللہ یامر بالعدل کو مد نظر رکھو اب تم گھر جاؤ گے تمہارے دوست آشنا کہیں گے کہ آؤ کرکٹ کھیلیں۔ فٹ بال کھیلیں یا اور کوئی کھیل کھیلیں تو تم ان کو یہ سنا دینا ان اللہ یامر بالعدل یعنے اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اسلئے میں اس وقت کھیل نہیں سکتا۔ اسلام کھیلنے سے منع نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں کھیل کا ذکر ہے دنیا کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے کھیل سے تشبیہ دی ہے چونکہ دنیا کی زندگی میں کھانا پینا بھی شامل ہے اور کھانے پینے کے لئے حکم ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔ پس جہاں دنیا کی زندگی کو کھیل کود سے تشبیہ دی ہے وہاں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس میں اسراف نہ کرو۔ تو معلوم ہوا کہ کھیلوں میں بھی اسراف نہ ہونا چاہیئے۔ تم گھروں میں جا کر پڑھنے کے وقت مقرر کر لینا۔ اس وقت کسی کھلاڑی لڑکے کی بات نہ ماننا لیکن جب تم پڑھائی کر چکو تو کھیلو۔ اگر تمہیں اس وقت کھیلنے سے کوئی منع کرے تم اس کو بھی یہی سنا دو کہ ان اللہ یامر بالعدل خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ ہر کام میں عدل کرو اسلئے میں اس وقت کھیلتا ہوں کیونکہ یہ میرے کھیلنے کا وقت ہے۔ وہ لڑکا جو کھیلتا نہیں اور اپنی صحت کی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ عدل کے خلاف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ورزش کیلئے ٹہلا کرتے تھے۔ میں بھی چونکہ کاموں کی کثرت کی وجہ سے باہر سیر کو نہیں جا سکتا۔ اسلئے گھر میں ہی ٹہل لیا کرتا ہوں۔ تو کسی نہ کسی رنگ میں ورزش ضرور کرنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام موگریاں پھیرا کرتے تھے۔ تو جب نبی ورزش کیلئے ایک وقت نکالتا ہے تو وہ کون ہے جو بچوں کو ورزش کرنے سے روکے۔ اس لئے تم خوب کھیلو مگر عدل کو مد نظر رکھنا۔ پڑھائی کو مار ہی نہ دینا۔ پڑھائی اور کھیل تمہاری دو بیبیاں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جسطرح آجکل لوگ دوسری بیوی کرنے کیوجہ سے پہلی کو معلقہ کر دیتے ہیں اور اس کی خبر بھی نہیں لیتے۔ اسی طرح تم کرو کہ یا تو بالکل پڑھائی کی طرف ہی جھک جاؤ۔ یا کھیل کود میں لگ جاؤ۔

عبادت میں عدل

پھر اس کے بعد تمہارے لئے اور عدل ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر تم پڑھنا شروع کرو یا کھیلنے لگو تو جس وقت عبادت کا وقت آئے سب کاموں کو چھوڑ کر اس میں لگ جاؤ۔

کھیلوں میں عدل

پھر کھیلوں میں بھی عدل ہونا چاہیئے - بعض کھیلیں اخلاق کو بگاڑنے والی ہوتی ہیں - اور بعض سے ورزش مقصود ہوتی ہے تو ایسی کھیلیں جنسے اخلاق بگڑتے ہیں - مثلاً تاش گنجفہ - اور چوسر وغیرہ ان سے بچو - کیونکہ یہ عدل کے خلاف ہیں حضرت صاحب گیڑیاں کھیلنا بھی پسند کرتے تھے بشرطیکہ انمیں جوا نہ ہو اور صحبت خبیث اور رذیل لڑکوں کی نہ ہو غرض وہ کھیلیں کھیلو جن میں ہار جیت کی بات نہ ہو! بلکہ جن سے ورزش ہوتی ہو کیونکہ تمہیں کھیل کی اسلئے اجازت ہے کہ تمہارے دماغ تازہ ہوں اور تمہاری صحت قایم رہے لیکن اگر تم ایسے کاموں میں لگ جاؤ جنسے اخلاق خراب ہوتے ہیں - تو اس کو عدل نہیں کہا جا سکتا -

ہر ایک بات میں عدل

پس دین و دنیا کے تمام کاموں میں - کھیلوں میں پڑھائی میں - ماں باپ کے احکام میں دوستوں کی باتوں میں - استادوں کی ہدایات میں عدل کرنا - اور جب تم سے کوئی بھلا سلوک کرے - تو تم بھی اس سے سلوک کرنا تم یہ گندی عادت نہ سیکھنا کہ تم تو اوروں سے فائدہ اٹھاؤ - لیکن تم سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے یہی ایک بڑی وجہ تھی - جو کہ مسلمانوں کی ہلاکت کا باعث ہوئی ہے پس تم میں ابھی سے یہ عادت ہونی چاہیئے کہ اگر تم پر کوئی احسان کرے تو تم بھی اس پر احسان کرو - مومن کیلئے تو حکم ہے کہ جتنا کوئی اس پر احسان کرے اتنا وہ ضرور اس کا بدلہ اس کو دیدے تم اپنے سب کاموں میں اسبات کو مدنظر رکھو! اور دیکھتے رہو - کہ کسی نے ہم پر کیا احسان کیا ہے اور ہم نے اس کا کیا بدلہ دیا ہے پس جب تم یہ خیال کرو گے تو تمہارے تعلقات کا دایرہ وسیع ہو گا - تمہارے دوست بڑھیں گے - تمہارے مہربانوں کی تعداد زیادہ ہو جائیگی - جس سے تمہیں بہت فایدہ پہنچیگا

احسان کا حکم

پھر مومن کو عدل کا ہی حکم نہیں بلکہ احسان کا بھی ہے - احسان یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تھوڑا دے تو اس کو اس سے بہت زیادہ دیا جائے - ماں باپ نے تم سے سلوک کیا ہے تم ان سے اس سے زیادہ بڑھ کر سلوک کرو - اگر ایک دوست سے تمہیں کوئی مدد ملی ہے تو تم اسکی اس سے زیادہ مدد کرو - یہ اسلام اعلےٰ درجہ کا اخلاق سکھاتا ہے - احسان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ اگر تمہیں کوئی دکھ دے تو تم اس کو معاف کر دو پس تم اپنے اندر عفو کی عادت پیدا کرو اور لوگوں سے ان کے سلوک سے بڑھ کر اچھا اور عمدہ سلوک کرو -

ایتاء ذی القربیٰ کے معنے

اس کے بہت سے معنے ہیں - لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ معنے کئے ہیں - کہ دینے والا ایسا دیوے کہ اسکو خیال بھی نہ ہو - کہ مجھے اس کا کچھ بدلہ ملیگا - تم لوگوں سے نیک سلوک کرو - پھر تمہارے دل میں یہ خیال نہ ہو کہ ہمیں ان سے کچھ ملیگا - تم اجر کو خدا تعالیٰ پر چھوڑو وہ بہت بڑا اجر دینے والا ہے -

بچوں کی خیرات

یاد رکھو کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو - تم اب بھی خیرات کر سکتے ہو - مثلاً تمکو دودھ کیلئے پیسے ملتے ہیں تو یہ کرو کہ ان میں سے کچھ بچا کر کسی غریب اور محتاج کو دیدو پھر اگر تم کسی غریب کو دو - تو یہ خیال نہ کرو کہ ہمیں عزت مل جائیگی - یا ہمارا وہ کوئی کام کرے گا - بلکہ یہ دینا تمہارا اخلاص اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ہو -

یہ جو کچھ میں نے سنایا ہے یہ وہ احکام ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے مقرر کئے ہیں - اب میں ان کے مقابلہ میں وہ باتیں بتاتا ہوں جنسے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے -

پہلی بات

یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی بدی سے منع کرتا ہے - بہت سے لڑکے ایسے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے لڑکوں کو بدکاری کی تعلیم دیتے ہیں - اللہ تعالیٰ فحشاء سے روکتا ہے تو جہاں تمہارا ایک فرض نیکیاں کرنا ہے وہاں دوسرا فرض یہ ہے کہ تم فحشاء اور منکر سے رک جاؤ -

دوسری بات

مُنکر ہے - میرے نزدیک منکر فحشاء سے زیادہ سخت گناہ ہے کیونکہ فحشاء تو وہ گناہ ہے جس سے اپنے نفس کو ہی نقصان پہنچے - لیکن منکر وہ گناہ ہے - جس سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے

تیسری بات

بغی ہے - گورنمنٹ کے مقابلہ میں سٹرائک کرنا اسی میں آجاتی ہے تو بغی کو اللہ تعالیٰ نے بہت ناپسند فرمایا ہے - آجکل بعض اخباروں میں ہمارے اصول کے خلاف باتیں چھپتی ہیں - جو کہ گورنمنٹ کے خلاف ہوتی ہیں - ایک مخالفت تو نیک نیتی سے کیجاتی ہے - لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان اخباروں کی مخالفت میں ذرا بھی نیک نیتی کو دخل نہیں ہوتا - جو بات بھی پاتے ہیں - اسکی مخالفت کرنی شروع کر دیتے ہیں - تو تم جس سلسلہ میں داخل ہو - اس کا کام کبھی گورنمنٹ کی مخالفت کرنا نہیں - اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ سیاہ دل ہے وہ انسان جو گورنمنٹ کی مخالفت کرتا ہے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ خناس میں بغاوت کرنے والوں کیطرف اشارہ ہے - اخبار ہمدرد میں ایک سلسلہ مضامین حاجی بغلول کے نام سے چھپتا رہا ہے - اس طرز تحریر کو بھی میں بہت ناپسند کرتا ہوں - حاجی ہونا بھی ان لوگوں کے نزدیک ہنسی کی بات ہے

نصیحت امیر

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اگر ہمارے پاس حکومت نہیں تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہمیں خدا تعالیٰ سے بہت بڑے اجر ملنے ہیں - ان نعمتوں کے مقابلہ میں جنکا ہمسے وعدہ ہے یہ دنیا کی حکومت وغیرہ کیا حیثیت رکھتی ہے - پس تم میں سے اگر کسی کے دل میں ایجی ٹیشن یا سٹرائک وغیرہ کے خیالات ہوں - تو وہ ان کو مٹادے دیکھو ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر اگر یہ تعلیم دیتا ہے کہ گورنمنٹ کے سامنے جائز ایجی ٹیشن کرو - تو وہ اس لڑکے کو جو اس کے مقابلہ میں جائز ایجی ٹیشن کرتا ہے - کیوں سزا دیتا ہے اور اسکو کیوں گستاخی کیوجہ سے سکول سے خارج کرتا ہے اگر جائز ایجی ٹیشن کوئی اچھی بات ہوتی تو وہ ہیڈ ماسٹر بھی اس لڑکے کے خلاف جبکہ وہ اسکی شکایتوں کو اخباروں میں شایع کرتا کوئی نوٹس نہ لیتا - لیکن وہ ایسا نہیں کرتا - اسلئے معلوم ہؤا - کہ جس چیز کا وہ جائز ایجی ٹیشن نام رکھتا ہے - اس کو اپنے لئے ناجائز سمجھتا ہے - اور یہی اس کے جھوٹے ہونیکی علامت ہے تو کوئی استاد کبھی یہ پسند نہیں کرتا کہ تم اس کی بات نہ مانو - میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں - کہ ایسے استاد کی (اگر کوئی یہاں ہے مجھے نہیں معلوم کہ کوئی ایسا ہے) ہرگز بات نہ مانو - تم کو اگر کوئی استاد اس قسم کی ترغیب دے تو تم فوراً ہمیں بتا دو - کہ فلاں استاد یہ کہتا ہے - مجھے یقین ہے اور کامل یقین ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ایسی نہیں لیکن تم ایجی ٹیشن کی ہوا میں جاؤ گے - اور ممکن ہے کہ ایجیٹیشن پھیلانے والے اخبارات کو پڑھو جو کہ مجھے ناپسند ہیں - اس لئے میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے بغاوت کو ناپسند کیا ہے

اطاعت کا اصل مفہوم

گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کرنا۔ عبادت میں بغاوت کرنا کہ ہم نماز نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے اور ماں باپ کی بغاوت یعنی ان کے احکام کے خلاف کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ماں باپ کی اطاعت تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے معاملات میں توحید کے بعد رکھی ہے اسلئے ماں باپ کی اطاعت نہایت ضروری ہے جب تم گھر جاؤ تو تمہارے ماں باپ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے بچے کیسے بنکر آگئے ہیں۔ ان کی کبھی بغاوت نہ کرنا ہاں اگر وہ دین کے خلاف کہیں تو پھر ان کی پیروی نہ کرنا۔ اور ان کو کہدینا کہ آپ سے اعلےٰ حاکم کا یہی حکم ہے۔ جو کچھ کہ میں کرتا ہوں۔ مثلاً ایک حاکم کسی کو کہے کہ بم بناؤ تو اس کو فوراً یہ کہدینا چاہیئے کہ تم سے بڑے حاکم نے اس فعل سے منع کیا ہوا ہے۔ اسلئے میں یہ نہیں کرونگا۔ تو ماں باپ کی استادوں کی۔ دوستوں کی اور گورنمنٹ کی اطاعت کرو جب تک کہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں انکی اطاعت نہیں آتی۔ لیکن جب انکی اطاعت خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں آئے تو ان سب کو چھوڑ دو۔ اور احکم الحاکمین کی اطاعت اختیار کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔ پھر پوچھا کہ آپکو اللہ تعالےٰ سے محبت ہے کہا کہ ہاں تو امام حسین رضہ نے کہا کہ کیا؟ اس طرح آپ مشرک نہ ہوئے آپ نے جواب دیا کہ تمہاری محبت مجھے اسی وقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کے مقابلہ میں نہیں آتی۔ لیکن جب مقابلہ میں آئی تو میں تمہاری محبت کی کوئی پرواہ نہیں کرونگا۔ پس اسیطرح ہر ایک مومن کو ہونا چاہیئے۔ جو انسان خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کسی اور کی اطاعت کرتا ہے وہ بھی باغی ہے۔ [illegible] باغی ایک ہی ہوتا ہے تو تمہارے اندر [illegible] یہ خیال ہو۔ کہ کسی بات میں گورنمنٹ سے مخالفت نہ کیجئے وہاں یہ غیرت بھی ضرور ہونی چاہیئے کہ اگر کوئی گورنمنٹ ہے [illegible] لیکن کوئی ایسی ہو کہ اگر وہ خدا تعالےٰ کے صریح احکام مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کو ترک کروانا چاہے تو تمہارے دلوں میں یہ استعداد ہونی چاہیئے کہ کسی گورنمنٹ کی پرواہ نہ کرو۔ کسی ملازمت کی پرواہ نہ کرو۔ کسی ملک کی پرواہ نہ کرو۔ اور جو کچھ بھی تمہیں اس کے لئے چھوڑنا پڑے اس کو چھوڑ دو۔

یہ آیت جو کہ میں نے پہلے پڑھی ہے اسلام کے احکام کا خلاصہ ہے اس میں خدا تعالےٰ نے یہ تین حکم بیان فرمائے ہیں۔ اول عدل کرو (۲) احسان کرو (۳) دوسروں کی مدد کرو ان کے مقابلہ میں جن باتوں سے منع کیا ہے۔ وہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن میں سے کوئی بھی اچھی نہیں ہے تو تم سب کاموں میں ان باتوں کو مدنظر رکھو اگر ایسا کروگے تو تمہیں بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ خدا تعالےٰ کا تو اس میں کوئی فائدہ نہیں اگر تم ماں باپ کا ادب نہیں کرتے تو خدا تعالےٰ کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن تمہیں اس کا نقصان پہنچیگا۔ تمہارے بیٹے تمہارا ادب نہیں کرینگے۔ تم اگر اپنے استادوں کا ادب نہیں کرتے تو اگر تم استاد ہوئے۔ تو شاگرد تمہارا ادب نہیں کریں گے۔ تم اگر کسی کو بدی میں مبتلا کرتے ہو تو تمہارے بیٹے بیٹیوں کو اور لوگ خراب کریں گے۔ اگر تم کسی کے بھائی یا بیٹے کو بہکاتے ہو تو کل وہ تمہارے بھائی یا بیٹے کو بہکائیگا تم اپنے آپ کو برے کاموں سے بچاؤ۔ اور نیک کاموں میں لگ جاؤ۔ تم بہت کچھ کر سکتے ہو۔

احمدیہ قوم میں بچوں کے کارنامے

میں نے اپنی جماعت میں ہی بعض ایسے لڑکے دیکھے ہیں۔ جنہوں نے بڑا فائدہ پہنچایا ہے۔ ایوب بیگ مرحوم خدا تعالےٰ ان پر رحم کرے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب (جو آجکل راس المخالفین ہیں) کے بھائی تھے۔ احمدیت سے ان کو بہت بڑی محبت تھی۔ بارہ سال کی انکی عمر تھی۔ جب کہ وہ بیعت ہوئے۔ لیکن اپنے سارے خاندان کو انہوں نے ہی احمدی کیا ہے۔ حالانکہ بالکل چھوٹی عمر کے تھے۔ تم یہ خوب یاد رکھو کہ چھوٹا بچہ بھی خوب کام کر سکتا ہے۔ پچھلے دنوں [illegible] کی طرف ایک رئیس کا لڑکا احمدی ہوا۔ باپ [illegible] گھر سے نکال دیا۔ اور [illegible] کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ لڑکا اپنے اعتقاد پر خوب [illegible] میں بہت سے احمدی ہو گئے ہیں۔

چھوٹوں کی تبلیغ کا اثر

تم بچوں کی تبلیغ بڑوں کی نسبت زیادہ اثر رکھتی ہے کیونکہ بڑوں کو تو لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اپنی کسی غرض اور فائدہ کے لئے ایسا کہتے ہیں۔ لیکن تم پر لوگ یہ الزام نہیں لگا سکتے [illegible] ہے کہ پہلے پہل لوگ تمہیں پاگل کہیں اور تمہاری باتوں کو نہ [illegible]۔ لیکن جب وہ تمہارے تقویٰ اور طہارت کو دیکھیں گے تو یہ [illegible] ضرور ان پر اثر کریگی۔ تم لوگوں کیلئے نمونہ بنو تم اپنے اخلاق سے اپنی عادات سے اپنے چال چلن سے اور اپنی گفتار و رفتار سے ان کی اصلاح کر سکتے ہو۔ تم والدین۔ استادوں۔ حکومت اور سب سے بڑے حاکم خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کرو۔ پھر تمہارے راستے میں کوئی چیز روک نہیں ہو سکیگی۔

ایک اور ضروری بات

میں تمہیں ایک اور ضروری بات بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آجکل ایک جھگڑا خلافت کے متعلق ہے، اور یہ اسی آیت کی خلاف ورزی کیوجہ سے ہے یعنے کچھ لوگوں نے بغاوت کی ہے اور کہتے ہیں کہ ہمیں کسی کی اطاعت کی کیا ضرورت ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسا کہ اگر ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ حکمران ہو تو لوگ کہدیں کہ ہم تیری اطاعت نہیں کرتے کیونکہ ہمیں اطاعت کی ضرورت نہیں ہے۔ یا ایک ہیڈ ماسٹر کے بعد دوسرا ہیڈ ماسٹر آئے اور طلباء کہدیں ہم تیری اطاعت نہیں کرتے۔ یہ جھگڑا بھی اسی طرح کا ہے۔ اول تو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔ تم لوگوں کو احمدی بنانے میں اپنا وقت صرف کرو۔ لیکن اگر تمہیں کسی وقت اس بات میں بھی پڑنا پڑے۔ تو سو دلیلوں کی یہی ایک دلیل یاد رکھو۔

خلافت کے متعلق ایک قوی دلیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را

آپ کو وفات کے قریب یہ الہام ہوا۔ جسکا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ مسیح موعود کے منہ سے [illegible] کہلواتا ہے کہ میں [illegible] ہوں [illegible] جماعت حضور کے سپرد کرتا ہوں۔

عرب میں ایک قصّہ امرءالقیس کا مشہور ہے کہ اس نے سموئیل کے پاس اپنے ہتھیار رکھے تھے۔ قیس کے دشمن نے [illegible] لیا اور [illegible] تمہارے بیٹے کو ذبح کر دونگا۔ تو سموئیل نے اپنے بیٹے کی موت قبول کی۔ لیکن امانت دینے سے انکار کر دیا اور اس میں خیانت نہ ہونے دی۔ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ جس کا کسی امانت کے رکھنے میں کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا۔ اور وہ آپ ہی کہتا ہے کہ [illegible] پاس امانت [illegible] لیکن جب اسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے۔ تو پہلے ہی خیانت ہو [illegible] الوصیت [illegible]

کیونکہ مسیح موعود نے تو (بقول منکران خلافت) جماعت کو انجمن کے سپرد کیا تہا - لیکن اللہ تعالےٰ نے پکڑ کر ایک آدمی کے ماتحت کردیا - اور اس کو انکا خلیفہ بنا دیا - تم خوب یاد رکھو کہ دنیا میں کوئی نبی اور کوئی مامور ایسا نہیں آیا - جسکی تمام قوم اسکی وفات کے ساتھ ہی تباہ و برباد ہو گئی ہو اسلئے وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ساری قوم نے مسیح موعود کی وفات کے بعد ضلالت اور گمراہی پر اجماع کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتے ہیں -

تم ایسے لوگوں سے یہ پوچھو کہ اگر تمام جماعت گمراہی پر اکٹھی ہو گئی تھی تو بتاؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کام کیا - کیا ایک گندی جماعت ہی بنانا انکا کام تہا اور کیا اور جگہ جیلخانے نہیں تھے - کہ آپ نے قادیان میں ایسے لوگ جمع کرکے ایک جیلخانہ بنا دیا -

خدا تعالےٰ کی مدد

اس وقت پھر خدا تعالےٰ نے ایک خلیفہ کو مقرر فرماکے بتا دیا ہے کہ منکرین خلافت جھوٹے ہیں - اب وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے انجمن کا حق غصب کر لیا ہے - اگر یہ درست ہے تو خدا تعالےٰ کو چاہیئے تہا - کہ انکی مدد کرتا - لیکن تم نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ نے کسکی مدد کی ہے - اور کون کامیاب ہوا ہے - یہاں اگر کوئی یہ کہے کہ یزید نے بھی تو امام حسین رضؓ کو شہید کرادیا تھا - تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت یزید بادشاہ ہوا ہے - اس وقت اکثر حصہ صحابہ رضؓ کرام کا فوت ہو چکا تھا - اور انبیاء کے زیادہ عرصہ بعد تو قومیں تباہ ہوا ہی کرتی ہیں - لیکن ابھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیکھنے والے اور آپکے بہت سے اصحاب موجود ہیں - اسلئے یزید کی مثال اس وقت کے مطابق حال نہیں ہو سکتی - قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کہ خلیفے ہوتے رہیں گے اور ضرور ہوتے رہیں گے جسطرح پہلے نبیوں اور ماموروں کے بعد خلیفے ہوتے رہے ہیں - اسی طرح اب بھی ہونگے - کیا اس آیت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی خصوصیت تھی - نہیں - بلکہ یہ تمام نبیوں کے متعلق ہے کہ جسطرح پہلے نبیوں کے بعد خلیفے ہوتے آئے ہیں - اسی طرح آئندہ بھی ہر ایک نبی کے بعد خلیفے ہوتے رہیں گے -

حضرت مسیح موعود کی ڈائری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ سے بڑھ کر کسی احمدی کیلئے اور کوئی بات سچی اور قابل عمل ہو سکتی ہے - آپ نے وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے یعنی ۱۴ - اپریل ۱۹۰۸ء کو ایک تقریر فرمائی اس میں فرماتے ہیں (جو کہ اس وقت چھپ گئی تھی) کہ " جب کوئی رسول یا مشایخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے - اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے - اور پھر گویا اس امر کا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح و استحکام ہوتا ہے "

ایک الہام میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام شیخ رکھا ہے الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہٗ اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کے بعد بھی ضرور سلسلہ خلفاء جاری رہیگا -

سچے خلیفے کی پہچان

وہ خلیفہ جس کو خدا تعالےٰ مقرر کرتا ہے - اسکی سچائی کی یہ پہچان ہے کہ کوئی اس کو تباہ اور ذلیل نہیں کر سکتا - اور کوئی اس کے مقابلہ میں نہیں آسکتا - اگر تمہیں کوئی کہے کہ خلیفہ جھوٹا ہے تو تم اس کو کہو کہ اسکا مقابلہ کر لو - اور قسم کہا کر اسبات کا اعلان کردو کہ اگر خلیفہ جھوٹا ہے تو اس پر عذاب نازل ہو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھپر نازل ہو - پھر اگر وہ عذاب کے ماتحت نہیں آتا تو ہم کہتے ہیں کہ وہ سچا خلیفہ ہے - منکران خلافت کے جھوٹا ہونے کی بڑی بہاری نشانی یہ ہے کہ وہ دن بدن کم ہوتے جا رہے ہیں - اور ہم زیادہ - ابو سفیان کے سامنے صداقت کی یہی نشانی بیان کیگئی تھی - یزید کے زمانہ میں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی جماعت بڑہتی ہی گئی - اور آخر کار بنو عباس کو انپر اس قدر غلبہ حاصل ہو گیا کہ انہوں نے ان کی لاشوں پر دسترخوان بچھا کر روٹیاں کہائیں اور ان کا نام و نشان دنیا سے معدوم کر دیا گیا اب کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں یزید کی اولاد ہوں - حالانکہ اس کے بیٹوں میں سے بعض مخلص مسلمان بھی ہوئے ہیں دوسری طرف امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد کو دیکھو تو ہزاروں آدمی ایسے پائے جاتے ہیں جو کہ جھوٹ موٹ اپنے آپ کو ان کی اولاد بتلاتے ہیں - تو امام حسین رضؓ کی سچائی کی یہ دلیل ہے کہ ان کو اس قدر عزت نصیب ہوئی ہے کہ جو انکی اولاد میں سے نہیں ہیں وہ بھی اپنے آپ کو ان کیطرف منسوب کرتے ہیں - لیکن یزید کی جو اولاد تھی اور سچی اولاد ہے وہ بھی اس سے علیحدہ رہنا ہی پسند کرتی ہے جو کہ اس کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے - تو ہم بڑہ رہے ہیں اور وہ روز بروز کم ہو رہے ہیں - ان کی جماعت میں سے ہی کئی علیحدہ ہو کر ہم میں مل رہے ہیں اور جس قدر ان تمام کی تعداد ہے - اس سے زیادہ تو ہم قادیان کے ارد گرد گاؤں میں ہی دکہا سکتے ہیں -

جھوٹے ہونیکی دلیل

اکثر لوگوں کو وہ یہ دہوکا دیا کرتے ہیں کہ ہم نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں - ہم نے قربانیاں کی ہیں ہم کہتے ہیں کہ یہی تمہارے جھوٹے ہونیکی دلیل ہے - کہ تم باوجود بڑے بڑے خادم ہونے کے بھی عزت حاصل نہیں کر سکے - اگر تم خدمتیں نہ کرتے اور پھر ذلیل ہو جاتے تو اور بات تھی - لیکن خدمتیں کرنے کے باوجود تمہارا عزت نہ پانا تمہارے جھوٹے ہونے پر دلالت کرتا ہے اور ان لوگوں کا جن کو تم کسی قابل نہ سمجھتے تھے - عزت پا جانا انکی صداقت کا ثبوت ہے - اگر میرے مقابل میں معمولی آدمی اُٹھتے تو کہا جا سکتا تھا کہ ان بیچاروں کا بس نہ چلا اسلئے یہ غالب آگیا - اور اس نے خلافت کو غصب کر لیا - مگر خدا نے میرے مقابل پر بڑے بڑے بارسوخ لوگوں کو کھڑا کرکے اور پھر انہیں ناکام رکھ کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلافت اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ اور اس کے منشاء کے مطابق ہے

خدا تعالےٰ کا فیصلہ

دیکھو میں نے اسی مسجد (اقصیٰ) میں کھڑے ہو کر قسم کہائی تھی کہ اگر میں نے انصار اللہ کی انجمن کسی سازش یا اپنی ذاتی غرض کے لئے بنائی ہے تو خدا تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو اور خدا مجھے ہلاک کر دے - اور مسجد نور میں بھی ایک شخص نے قسم کہائی تھی کہ اگر میں نے ٹریکٹ نیک نیتی سے نہیں لکھا تو خدا تعالےٰ مجھے ذلیل کر دے - تم نے دیکھ لیا ہے کہ مجھے تو خدا تعالےٰ نے تین مہینے کے بعد خلیفہ بنا دیا اور تم کو میرے سامنے جھکا دیا - لیکن اس کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ہی ذلیل کر دیا - یہ وہی شخص تھا جس نے چند دن ہی پہلے اس پاک جماعت کے لوگوں کو کہا تھا کہ تم سے جوتیاں مار کر چندہ وصول کیا جائیگا - تو انہوں نے اس بات کو اپنے لئے قابل فخر سمجھا تہا - کہ شکر ہے ہم ایسے آدمی کی جوتیاں کہانے کے قابل ہو گئے ہیں - اسلئے کسی نے اس کی بات سے برا نہیں منایا تہا - لیکن قسم کہانیکے چند گھنٹے بعد جب اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں تو انہی لوگوں نے کہہ دیا کہ اب تمہارے کہنے کی کوئی ضرورت نہیں

مبارک
۲۴ - تاریخ
سی گنج
بشیر احمد اور
نے بی اے

ہم سننا نہیں چاہتے - اسکی کیسی ذلت ہوئی - تو اگر کوئی خدا ہے اور ضرور ہے تو اس نے ثابت کر دیا ہے کہ میری قسم سچی تھی - اور اسکی جھوٹی تھی - کیونکہ اگر اس نے ٹریکٹ نیتی سے نہیں لکھا تھا تو اللہ تعالےٰ نے اس کو ذلیل کیوں کیا - اللہ تعالےٰ نے اس کے جھوٹا ہونے پر مہر لگا دی ہے - اور اس کو اور اسکے ساتھیوں کو فاسق قرار دیا ہے -

خدا سے زیادہ رحیم

بعض لوگ ایسے ہیں جو کہ خدا تعالےٰ سے بھی زیادہ رحیم بننا چاہتے ہیں - کہتے ہیں کہ - نہیں جی وہ فاسق نہیں ہوسکتے - کیونکہ انہوں نے بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں - حالانکہ خدا تعالےٰ ان کو فاسق کہتا ہے - سعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو کہ ہجرت سے پہلے اسلام لائے تھے - لیکن جب اس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ مانا - اور آپ کی بیعت نہ کی - تو صحابہ کرام نے اس کا فاسق ہی نام رکھا - اور ایک نے کہا - کہ اس روز کوئی مرتد ہی تھا جس نے بغیر جماعت رہنا پسند کیا ہے - سعد بیٹھا ہوا تھا کہ ادہر سے لوگ بیعت کرنے کے لئے گذرتے جاتے تھے تو اس نے کہا کہ کیا مجھ پر ماریں دو گے تو انہوں نے کہا مرنے دو منافق ہے یہ وہی شخص تھا جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرکے آیا تھا - اور کہتا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو جاؤنگا - اور آپ کی جان و مال سے مدد بھی کی تھی اور یہ بارہ نقبا میں سے بھی تھا - لیکن باوجود اتنی خدمتوں کے جب اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی تو اس کا نام منافق رکھا گیا - اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کا قتل کر دینا بھی جائز سمجھا -

منکرین خلافت کی نسبت خدا تعالےٰ کا فیصلہ موجود ہے ہم خود کسی کو فاسق نہیں کہتے - لیکن خدا تعالےٰ ان کو فاسق کہتا ہے اسلئے میں اگر ان کو فاسق نہ کہوں تو گویا میں جھوٹا ہوں - اور مجھ کو اپنی خلافت پر ایمان نہیں - اگر میں سچا خلیفہ ہوں اور لیستخلفنہم کی آیت والا خلیفہ ہوں تو میرا فرض ہے کہ میں منکرین خلافت کو وہی سمجھوں جو کہ خدا تعالےٰ نے ان کا نام رکھا ہے

عبرت انگیز حالات

کل ہی ایک خدمتیں کرنے والوں میں سے ایک بڑے مشہور آدمی کا حال سنا ہے مجھے اس نے لکھا تھا کہ آپ کا ٹریکٹ "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" پڑھا ہے - آپ نے بہت تسلی سے کام لیا ہے مجھے ڈر ہے کہ آپ کا انجام خراب نہ ہو - اور پھر اسی نے لاہور یہ تار دیا تھا کہ دباؤ سے منواؤ اور میاں کو مجبور کرو - دیکھو اس نے مجھے کہا تھا کہ تمہارا انجام برا ہوگا - لیکن خدا نے اس کا انجام برا کرکے دکھا دیا - اب وہ قرآن شریف کو ایک امی کے تخیلات کا مجموعہ اور بے ربط کلام کہتا ہے - انبیاء کے الہامات اور پیشگوئیوں سے منکر ہو گیا ہے - نماز کی پابندی سے آزاد ہو گیا ہے - تو میں خدا تعالےٰ کی ان تائیدوں کو دیکھتے ہوئے کسطرح کہوں کہ میں خلیفہ نہیں ہوں -

منکرین خلافت کے متعلق فیصلہ

پس اگر میں خلیفہ ہوں تو میرے نہ ماننے والے فاسق ہیں - اور اگر وہ فاسق نہیں ہیں تو میں خلیفہ نہیں ہوں - ہم کسی کو گالی نہیں دیتے - کسی کا دل نہیں دکھاتے خدا تعالیٰ کیطرف سے ہی خلافت کے منکروں کے لئے یہ فتویٰ ہے - ہم اس کو چھپا لیتے نہیں - عیسائی قوم کو ہم کافر کہتے ہیں - تو کیا گورنمنٹ ہمیں یہ بات کہنے پر سزا دیتی ہے - ہرگز نہیں - کیونکہ گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ یہ ہمارا مذہبی عقیدہ ہے اور ہمیں اسلام کہتا ہے کہ جو مسلمان نہیں وہ کافر ہے - اسلئے گورنمنٹ ناراض نہیں ہوتی - اسی طرح فاسق کوئی گالی نہیں یہ ایک مذہبی حکم ہے - فاسق عہد شکن کو کہتے ہیں - ان لوگوں نے ایک عہد کیا تھا - اس کو انہوں نے توڑ دیا اس لئے اب خدا تعالےٰ سے بھی انکا تعلق ٹوٹ گیا ہے انہوں نے خواہ کتنی خدمات کی ہیں - لیکن اب انکا کوئی لحاظ نہیں کیا جائیگا -

جیسی حالت ویسا سلوک

عبداللہ بن ابی سرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی تھا - لیکن جب وہ مرتد ہو گیا تو سب صحابہ نے اس سے قطع تعلق کر لیا - اور کسی نے اسکی خدمات کا لحاظ نہ کیا - اور اس کو مرتد ہی کہتے رہے - مگر جب پھر وہ مسلمان ہو گیا تو اس کو مسلمان ہی کہنے لگے - تو جیسی کسی کی حالت ہوتی ہے ویسا ہی اس سے سلوک کیا جاتا ہے اگر کوئی کسی زمانہ میں قوم کا خادم تھا - تو وہ مخدوم بھی تھا - لیکن جب اس نے جماعت کو تباہ کرنا چاہا - تو خدا تعالےٰ نے اس کو ذلیل کر دیا

احتیاط کرو

تمہیں جہاں یہ جھگڑا پیش آئے - وہاں بہت احتیاط سے کام لو - اگر کوئی بدگوئی کرتا ہے تو اسکی پرواہ نہ کرو - آج اگر وہ فاسق ہے - تو کل کافر ہو جائیگا - ایک دوست نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک شخص نے پہلے خلافت کا انکار کیا تھا - پھر اس نے کہا کہ میں تو اب خدا کا بھی قایل نہیں رہا - کیونکہ مرزا صاحب کے تین بیٹے تھے - تینوں نے خلافت کو مان لیا - تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب گھر میں یہی تعلیم دیتے تھے کہ میں نے یہ کھیل بنائی ہوئی ہے - میرے بعد تم بھی کھیل بنا لینا - تو میں تو اسلام مرزا صاحب کی وجہ سے لایا تھا - اگر مرزا ہی جھوٹا ہے - تو معلوم ہوا کہ خدا بھی نہیں ہے - تو جو شخص پہلے بدگوئی کرتا ہے - اسکا انجام بہت برا ہوتا ہے - اور یہ بھی ہماری سچائی کی دلیل ہے - کیونکہ اگر کسی جھوٹے کی نسبت بدگوئی کیجائے - تو کبھی انجام برا نہیں ہوتا -

خاتمہ

تم کو میں نے چند نصایح کی ہیں - ان کو یاد رکھو - آپس میں نیک سلوک کرو - تاکہ لوگ اس سے نیک نتیجہ نکالیں - یہاں سے چلو - تو ایک لڑکے کو اپنا امیر بنا لو - یہ اسلام کا طریق ہے - وہی تمہیں نمازیں پڑھائے اور اسی کی ہدایت کے ماتحت تم کام کرو - وہ جو کچھ کہے - بشرطیکہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو - اسکی فرمانبرداری کرو اور اپنے اندر بچپن سے ہی فرمانبرداری کی عادت ڈالو - اگر اس عمر میں تم میں یہ عادت نہ ہوگی تو بڑے ہو کر تمہیں بہت دکھ اٹھانا پڑے گا - استادوں سے ملکر جاؤ - اگر کسی نے اپنی استاد کے حکم کی خلاف ورزی کی ہو تو وہ سچے دل سے معافی مانگ لے - خبر نہیں کہ وہ استاد مر جائے یا تم مر جاؤ - تم بیعت کو یاد رکھو اور ان احکام پر عمل کرو - معلوم نہیں واپس آکر مجھے تم زندہ پاؤ گے یا نہ اور یا تم میں سے کون کون زندہ واپس آئیگا - پس ان باتوں کو نصیحت نہیں بلکہ **وصیت سمجھو** اور خوب یاد رکھو -

(۱) رستے میں نمازیں باقاعدہ پڑھنا (۲) آجکل برسات کے دن ہیں اور ان دنوں میں ہیضہ پھیلا کرتا ہے - اسلئے تم جو چیز کھاؤ - اس میں بدپرہیزی نہ کرنا - اور زود ہضم چیزیں کھانا - (۳) جس مجلس میں بیٹھو آئیں تہذیب اور سلیقہ سے بیٹھو کہ لوگ خوش ہو جائیں - تاکہ ان کے دلوں میں بھی تحریک ہو - کہ ہم بھی اپنے لڑکے قادیان بھیجیں (۴) جو تمہارا امیر مقرر کیا جائے اسکی سوائے دین کے خلاف حکم کے سب باتوں کی فرمانبرداری کرو (۵) گھر پہنچو تو اسلام علیکم کہو - بعض لوگ اس کو ناپسند کرتے اور کہتے ہیں کہ پتھر کیطرح سلام پھینکتے ہیں - ان کو کمزور دل ہونے کیوجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پتھر کیطرح لگتی ہے - اسلئے تم یہی پتھر مارنا - تاکہ ایسے بودے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (۶) صبح اٹھکر سورج کے چڑھنے تک روزانہ قرآن شریف

مبارک - مبارک

...کی بیج کو یہ خبر بڑی مسرت ...ا - کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ...جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ...س کر لیا ہے - الحمد للہ مفصل ...

(ایڈیٹر)